بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۳۰ رجب ۱۳۹۲ھ، ۱۰ تبوک ۱۳۵۱ ہش، ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۰۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسکے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو

دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بنجاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے

"سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے۔ اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوّت اور ہمّت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۹ تبوک۔ کل یہاں مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورہ فاتحہ کی جامع اور مانع دعا کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا اس میں جمع کا صیغہ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہم بھی اپنی دعاؤں میں اپنوں اور بیگانوں حتیٰ کہ دشمنوں کو بھی شریک کریں اور پھر کوشش کریں کہ ہماری ساری استعدادیں صراط مستقیم پر چلنے والی اور مستقیم الحال ہوں۔ اور وہ ناکامی کا منہ نہ دیکھیں۔

ضروری اعلان

جملہ طلباء طبیہ کالج کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کالج بجائے ۱۶ ستمبر کے ۲ اکتوبر کو کھلے گا۔ انشاء اللہ۔

(پرنسپل طبیہ کالج)

ضروری اطلاع

خاکسار کے نام تمام خط و کتابت جامعہ مسجد احمدیہ (کبوترانوالی) شہر سیالکوٹ کے پتہ پر کی جایا کرے۔ تمام متعلقہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(خاکسار چوہدری محمد اسلم امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔ جامعہ مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ)

اعلان تعطیل

۱۱ تبوک کو یوم وفات قائداعظم کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۱۲ تبوک کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر)

جامعہ نصرت ربوہ کا ایف اے کا شاندار نتیجہ

ایک طالبہ نے سرگودھا بورڈ میں سوم پوزیشن حاصل کی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ نصرت انٹرمیڈیٹ امتحان کا نتیجہ نہایت شاندار رہا۔ امسال جامعہ نصرت سے ۱۰۱ طالبات امتحان میں شریک ہوئی تھیں۔ ان میں سے ۷۹ طالبات نے کامیابی حاصل کی ہے نتیجہ ۷۶٫۴ فیصدی رہا۔

قارئین کیلئے یہ بات مزید خوشی کا باعث ہوگی کہ ہماری ایک طالبہ عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ دختر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ۷۱۲ نمبر حاصل کر کے آرٹس گروپ میں سرگودھا بورڈ میں تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔ فرسٹ آنیوالی طالبہ کے نمبروں سے ان کے صرف ۸ نمبر کم ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب طالبات کو یہ کامیابی مبارک کرے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: ڈاکٹر سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مُلک سے فتنہ و فساد کو دُور کر دے اور ہم غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے جائیں

مجالس خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ اِس سال سالانہ اجتماع میں ان کی نمائندگی سو فیصد ہو

یہ اجتماع اصلاحِ نفس کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے

احکامِ شریعت اسلامیہ کی ادائیگی میں بشاشت پیدا کرنے کے جو طریق اسلام نے بتائے ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ ظہور ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۱۸ اگست ۱۹۷۲ء بمقام سعید ہاؤس۔ کاکول۔ ایبٹ آباد

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاھد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلام نے نفس پر جائز سختی کا حکم بھی دیا ہے اور ناجائز سختیاں کرنے سے روکا بھی ہے جہاں کسی نفس کا حق نہیں بنتا اُسے وہ نہیں ملنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

اس ارشاد کی رُو سے انسانی نفوس کے جو بھی حقوق قائم کئے گئے ہیں، وہ حقوق ادا ہونے چاہئیں اسی طرح

دِیْنُ اللّٰہِ یُسْرٌ

کی رُو سے احکام شریعت اسلامیہ کی ادائیگی میں بشاشت پیدا کرنے کے سارے طریق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیئے ہیں۔ لیکن کسی وقت جہاد کے دوران میں انسان کو بارش میں بھی بعض دفعہ تو چوبیس گھنٹے اپنے فرائض کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ جب فرقان بٹالین قوم کی خدمت کے لئے محاذ پر پہنچی تو وہاں جو بٹالین تھی اُس نے آخری لائن پر ہونے کے باوجود بنکر بنائے ہی نہیں تھے چنانچہ فرقان بٹالین نے اِدھر بنکر یعنی مورچے بنانے شروع کیے اور اُدھر بادلوں نے مینہ برسانا شروع کر دیا۔ ہم نے مجاہدین کو لنڈے سے یونیفارم خرید کر دی تھی کیونکہ حکومت ان کو یونیفارم نہیں دے رہی تھی جماعت یونیفارم پر خرچ کر رہی تھی۔ سات دن کے بعد میں پہلی دفعہ محاذ پر گیا تو میں نے وہاں یہ نظارہ دیکھا کہ بعض نوجوان احمدیوں کی قمیصوں کی آستینیں ہیں لیکن دھڑ غائب ہے بعض کی قمیصوں کے دھڑ ہیں اور آستینیں غائب ہیں۔ کیونکہ لنڈے کے پرانے کپڑے تھے پتہ نہیں وہ کتنی دیر استعمال شدہ تھے۔ ان میں کوئی جان نہیں تھی سات دن کی بارشوں اور سختیوں نے یہ حال کر دیا تھا کہ وہ تار تار ہو چکے تھے لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ بارش میں بھی کام کرتے رہے۔ جب کام کرنا ہو اور کام ضروری ہو تو وہ بارش میں بھی ہوگا لیکن جہاں نمازوں کا سوال تھا اس کے متعلق

صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ

بھی کہہ دیا یعنی ایسے حالات ہونے ہیں جن میں مسجد میں آنے کی ضرورت نہیں ہوتی اعلان ہو جاتا ہے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ نماز کی جو جان ہے وہ توجہ کو قائم رکھنا ہے۔ اب جس آدمی کے سر پر بارش کے قطرے گر رہے ہوں کبھی وہ کانوں کو کھجلائے اور کبھی وہ آنکھوں کو صاف کرے تو ظاہر ہے وہ توجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا وہ نماز میں قیام اور رکوع اور سجدے تو کر سکتا ہے لیکن اس کی توجہ قائم نہیں رہ سکتی اس واسطے جس حد تک ممکن ہو توجہ کو قائم رکھنا چاہیئے۔

خطبہ جمعہ

کو سننا بھی اس لئے ضروری ہے کہ ایک تو یہ ہماری عبادت کا حصہ ہے، دوسرے یہ ہفتہ میں ایک بار یعنی جمعہ کے روز دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام پر بڑی سخت ذمہ داری ڈالی دی ہے اسے لوگوں کی تربیت کے لئے کچھ نہ کچھ بیان کرنا پڑتا ہے۔ یہ بڑی سخت ذمہ داری ہے میری زندگی میں خلافت کے بعد ہفتے کے سات دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے سخت دن ہوتا ہے کیونکہ میرے مقام کے لحاظ سے کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکلنی چاہیئے جو ٹھیک نہ ہو یا درست نہ ہو یا مفید نہ ہو یا ضروری نہ ہو یا پھر جماعتی تربیت اس کی محتاج نہ ہو۔ اس لئے مجھے بڑی استغفار کرنی پڑتی ہے۔ بڑی دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔ بڑا غور کرنا پڑتا ہے۔ بڑا سوچنا پڑتا ہے اس لئے میرے لئے یہ دن بڑا سخت ہوتا ہے (اس اثناء میں چونکہ بارش کچھ زیادہ تیز ہو گئی تھی اور احباب ابھی تک شامل ہو رہے تھے اس پر حضور نے فرمایا) دوست اندر آ جائیں ہمارے دل بڑے وسیع ہیں۔ یہ برآمدہ بھی بڑا وسیع ہے یہاں اگر کسی آپ کو باہر بٹھا دیا اور آپ اپنے کانوں کو کھجلاتے رہیئے اور آپ کے کان کے سوراخ خطبہ سننے کے قابل نہ ہوتے تو پھر تمہارا یہاں جمعہ پڑھنا ہی بے فائدہ تھا ہم نماز پڑھ لیتے اور جن دوستوں نے جلدی جانا تھا وہ اپنے گھروں کو چلے جاتے بہرحال خطبہ جمعہ کے متعلق یہ تاکیدی ارشاد ہے کہ خطبہ اتنی توجہ اور خاموشی سے سُنا جائے کہ پاس بیٹھا آدمی اگر بولے بھی تو اسے منع کرنے کی طرف انسان کی توجہ نہ ہو۔ ایسے شخص کو منع کرنے سے بھی روکا ہے کیونکہ اس سے اور زیادہ شور مچے گا

دوسری بات

آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملک میں اس وقت بڑا فتنہ اور فساد برپا ہے۔ اس سلسلہ میں میں پہلے بھی دو خطبے دے چکا ہوں۔ آج میں بنیادی طور پر جو ہماری ذمہ داری ہے احباب کو اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں۔ بعض عجیب طرح کے فتنے سوچتا ہے۔ مثلاً ۱۹۵۳ء میں جو فسادات ہوئے تھے عام طور پر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فسادات احمدیوں کے خلاف تھے۔ ایسا نہیں تھا بلکہ ان کی شکل یہ تھی کہ ایک وقت تک "مرزائیت مردہ باد" کے نعرے لگتے رہے اور پھر ایک خاص وقت پر آ کر "مرزائیت مردہ باد" کا نعرہ زبان پر آیا ہی نہیں بلکہ "حکومت مردہ باد" کے نعرے لگنے لگے۔ چنانچہ جب بھی فساد شروع ہوتا ہے ہمیں گالیاں دینے سے شروع کرتے ہیں اور ختم کرتے ہیں حکومت کے خلاف نعرے لگانے پر۔ اور اس کے خلاف سخت فساد پیدا کر کے حکومت کا تختہ الٹنے پر۔ یہ ایک آسان طریق ہے کہ زور اور طاقت حاصل کرنے کے لئے پہلے وہ ہمارے خلاف نعرے لگاتے ہیں یعنی ابتداء ہمارے خلاف نعرے لگانے سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا حکومت کے خلاف فتنہ اور فساد پر ہوتی ہے۔

پس دوستوں کو بڑی دعا کرنی چاہیئے۔ اب نعرے بھی لگ رہے ہیں اور خفیہ سکیمیں بھی بن رہی ہیں اس خیال کے ماتحت کہ شاید ہمیں پتہ نہیں لگے گا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جہاں بھی شرارت کی باتیں ہوتی ہیں تو انہی میں سے

کوئی شخص آکر بتا دیتا ہے کہ فلاں جگہ اس قسم کی شرارت کی بات ہو رہی ہے۔
اگرچہ ہم بڑے غریب ہیں ہمارے پاس سامان نہیں۔ سیاسی اقتدار نہیں۔ حکومت نہیں ہم تو خدا تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں تاہم

ہماری جماعت

ایک ایسی جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔ اسلام کے مقابلے میں تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں۔ سارے اندھیرے جاتے رہیں۔ اسلام کا نور ساری دنیا میں پھیل جائے۔ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مگن ہیں کسی کو اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں اور نہ اسلام کا درد ہے یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ اس لئے ہمارا فکر اور ہمارا تدبر، ہمارا پڑھنا اور ہمارا سننا۔ ہمارا سونا اور ہمارا جاگنا اسلام کی ترقی کے لئے وقف ہے۔ لیکن دشمن یہ سمجھتا ہے کہ وہ طاقتور ہے۔ دشمن یہ سمجھتا ہے کہ وہ طاقتور ہے ملک کے حاکموں کے مقابلے میں۔ دشمن یہ سمجھتا ہے کہ وہ طاقتور ہے پاکستان کے مقابلے میں اسلئے وہ اسے مٹانا چاہتا ہے۔ غرض اس وقت کئی خیالات ہیں جو لوگوں میں چکر لگا رہے ہیں۔

تاہم جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہمارے پاس کچھ نہیں۔ مجھے تو یہ کہتے ہوئے ذرا بھی شرمندگی نہیں ہوتی کہ میں بڑا غریب ہوں۔ میں سے مراد جماعت احمدیہ ہے کیونکہ

جماعت احمدیہ اور اس کا امام

ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ بہرحال ہمارے پاس نہ کوئی سیاسی اقتدار ہے اور نہ سیاسی اقتدار کے لئے اپنے اندر کوئی دلچسپی محسوس کرتے ہیں۔ نہ ہمارے پاس تلوار ہے اور نہ بندوق ہے اور نہ کوئی اور سامان ہیں

لیکن ایک ہتھیار اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا دیا ہے جس کے مقابلے میں کوئی ہتھیار ٹھہر نہیں سکتا۔ اور وہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ہتھیار ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزانہ طور پر جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے آتا ہے۔ چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں نے جب کبھی شکست کھائی یا دشمن سے مار کھائی یا دشمن کے ہاتھوں ذلت اٹھائی تو وہ اسلام کو چھوڑ کر اور خدا تعالیٰ سے دور ہو کر اٹھائی۔

پس دوستوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک زبردست ہتھیار ہے۔ تم اسے استعمال کرو اور بہت دعائیں کرو۔ صرف اپنے لئے نہیں صرف اپنوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے ملک کے لئے، اپنے ان دوستوں کے لئے جن کا جماعت کے ساتھ تعلق نہیں حکومت کے لئے اور پھر اپنے دشمنوں کے لئے بھی دعا کرو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ شخص ابھی پختہ ایمان والا نہیں ہوا جو اپنے دشمن کے لئے دعا نہیں کرتا ویسے ہماری تو کسی کے ساتھ دشمنی نہیں ہے لیکن جس کو ہمارے ساتھ دشمنی ہے اس کے لئے بھی

ہم دعا کریں گے

اللہ تعالیٰ اُسے عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ وہ اپنی تباہی اور ملک کی تباہی کے سامان پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔

بہرحال ہم عاجز بندے ہیں اور یہ حقیقت ہمارے سامنے ہے ہم اُسے بھولے تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھتے پر ابھی اتنا زمانہ نہیں گذرا کہ ہم یہ کہیں کہ پہلوں نے نشان دیکھے تھے۔ ہمیں کیا معلوم ہے ہمیں! ہمیں بھی معلوم ہے کیونکہ ہم بھی روز یہ نشان دیکھتے ہیں۔ کوئی پشاور میں نشان نظر آرہا ہے کوئی نشان گوجرانوالہ میں نظر آرہا ہے۔ کوئی گجرات میں نظر آرہا ہے۔ کوئی سیالکوٹ میں نظر آرہا ہے۔ کوئی نشان ملتان۔ بہاولپور اور کراچی غرض سارے پاکستان میں یہاں تک کہ ساری دنیا میں نشان نظر آرہے ہیں۔ ہمارا رب بڑا ہی پیار کرنے والا ہے اگر ہم اس کے لئے دعائیں نہ کریں تو وہ نشان سے ہمیں زیادہ وفادار رہے اگر ہم اس کے شکر گذار

بندے بنیں تو وہ ہمیں اپنے فضلوں سے بہت زیادہ نوازتا ہے۔
اسی لئے اس نے قرآن کریم میں فرمایا۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ — ابراہیم آیت ۸

پس اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔

بعض لوگ جو ابھی احمدی نہیں ہوئے۔ مثلاً افریقہ میں بھی ہیں اور دوسری جگہوں پر بھی ہیں وہ اپنی تقریروں میں علی الاعلان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے احمدیت کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں چنانچہ سیرالیون کے ایک سابق ڈپٹی پرائم منسٹر کے متعلق میں پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں کہ جب میں افریقہ کے دورے پر گیا اور سیرالیون پہنچا تو اس نے پیچھے پڑ کر استقبالیہ دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سابق نائب وزیراعظم صاحب اس لئے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ اس طرح وہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ اپنی استقبالیہ تقریر میں یہ کہتے تھے کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ لیکن جس شخص نے (یہ اُن کے الفاظ تھے) بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے تباہ کر کے رکھ دیا۔ اب وہ ایک ایسے شخص تھے جو یہاں سے پانچ ہزار میل دور سیرالیون کے رہنے والے تھے نہ وہ یہاں آئے۔ نہ مرکز سلسلہ کے ساتھ اُن کا کوئی تعلق تھا۔ احمدی وہ نہیں تھے محض ایک سیاستدان ہیں مگر انہوں نے اپنی تقریر میں کہا، میں نام نہیں لیتا، شاید ان کی وزارت کے زمانہ میں کوئی وزیر تھا) بڑا امیر آدمی تھا اس کے پاس کاریں تھیں۔ وہ بڑے پیسے والا تھا مگر اُس نے جماعت کی بڑی مخالفت کی تم میں سے ہر ایک شخص کو پتہ ہے۔ میں اس کا نام نہیں لیتا۔ مگر اب بتاؤ کہاں ہے وہ آدمی۔ کہاں ہیں اس کی کاریں اور کہاں ہے اُس کا خاندان؟ غرض یہ الفاظ ایک غیر از جماعت سمجھدار اور سابق نائب وزیراعظم کے ہیں جس نے اپنی تقریر میں برملا اظہار کیا اور احمدیت کی صداقت کا ایک نشان بنا۔

غرض اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے حق میں ساری دنیا میں اپنی قدرت اور اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیار کے نشان

دکھاتا ہے جب تک ہم اس کے وفادار اور شکرگذار بندے بنے رہیں گے اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نشان اور اس کے پیار کے جلوے دیکھتے رہیں گے اس واسطے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کے پیار اور اس کے فضلوں کو جذب کرو تاکہ دشمنوں کی طرف سے جو بھی فتنہ کھڑا ہو وہ کامیاب نہ ہو۔ ہمیں ان کی ہلاکت سے کوئی غرض نہیں ہے اور نہ ہماری یہ خواہش ہے کہ وہ ہلاک ہوں۔ ہم تو ان کی اصلاح چاہتے ہیں ہم ان کے مقابلے پر کھڑا ہونا نہیں چاہتے ہم دعا کرتے ہیں کہ ان کے جو منصوبے ہیں وہ "خیر الماکرین" توڑ کر رکھ دے۔ وہ اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہوں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اسلام کو

غلبۂ اسلام کی شاہراہ

پہ آگے ہی آگے بڑھاتی چلی جائے۔ احباب اس کے لئے دعا کرتے رہیں۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے متعلق خدام سے خطاب

تیسرے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عنقریب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اجتماع ہونے والا ہے ۵-۶-۷ اخاء/اکتوبر ربوہ میں منعقد ہوگا۔ چونکہ اس خطبہ کے چھپنے اور جماعتوں میں پہنچنے پر کچھ وقت لگے گا۔ اس واسطے میں نے اس اجتماع کے متعلق کچھ کہنے کے لئے اس جمعہ کو چنا ہے۔

پچھلے دنوں جب میں ربوہ گیا تھا اُس وقت میں نے محنت کرو اور محنت کرو محنت کرو کے مضمون پر خطبہ دیا تھا وہ خطبہ ابھی چھپا نہیں۔ میں نے اُس خطبہ میں یہ

بتایا تھا کہ جہاد کے اصل معنی ہیں انتہائی طاقت استعمال کر دینا۔ پھر میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ تین قسم کے جہاد اسلام میں بیان ہوئے ہیں۔ ایک جہاد اکبر ہے دوسرا جہاد کبیر ہے اور تیسرے کو جہاد صغیر کہتے ہیں، اور جہاد کے بنیادی معنے کی رو سے ہر سہ قسم کے جہادوں میں کوشش کو انتہاء تک پہنچانا لازمی ہے۔ جہاد اکبر نفس کے خلاف جہاد ہے یعنی شیطان کے جو حملے کسی نفس کے خلاف یا کسی خاص شخص کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنی خداداد طاقتوں کو ان شیطانی حملوں سے محفوظ رکھکر ان کی انتہائی نشوونما کے لئے کوشش کرنا ہے۔ ہم نے اپنی قوتوں کی پرورش میں انتہائی زور لگانا ہے اور پوری کوشش کرنی ہے کہ خداداد طاقتوں کی نشوونما میں کوئی تدبیر رہ نہ جائے، کوئی غفلت یا سستی نہ ہو جائے اس کوشش کو جہاد اکبر کہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے بتایا تھا کہ جہاد اکبر کے ذریعہ اسلام کی ایک زبردست فوج تیار ہوتی ہے اس لئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قدوسیوں اور مطہرین کے سردار

ہیں۔ آپ کی فوج غیر مطہر اشخاص پر مشتمل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے جس شخص نے اسلام کی فوج کا سپاہی بننا ہو اور وہ دل سے یہ چاہتا ہو کہ وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق رکھے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خود مطہر بنے

پس جہاد اکبر ایک ذریعہ ہے نفوس کی اصلاح کا۔ تاکہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اسلام کی ایک زبردست فوج تیار کی جائے۔ یہ فوج تلوار یا ایٹم بم لے کر دنیا میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ پاک نفوس اور منور سینوں کو لے کر دنیا کے سامنے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے نکلتی ہے۔

پس اصلاح نفس، جس سے اسلام کی فوج تیار ہوتی ہے، اس کے لئے دو بنیادی کوششیں کی جاتی ہیں ایک ہے لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ کے مطابق خود انسان اپنے نفس کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ اس کو ہماری اصطلاح میں محاسبہ نفس کہا جاتا ہے بعض سیاسی جماعتوں نے ایک نئی اصطلاح بنا دی ہے۔ میرے کان تو اس سے مانوس نہیں اور نہ اس کی ضرورت تھی وہ محاسبۂ نفس کی جگہ "خود تنقیدی" کہتے ہیں۔ اب جبکہ ہمارے پاس محاسبۂ نفس جیسی ایک نہایت عمدہ اصطلاح موجود تھی تو پھر بھلا "خود تنقیدی" کی اس اصطلاح کی کیا ضرورت تھی یہ اصطلاح اردو میں استعمال نہیں ہوتی۔ ہمارے کان اس سے ناآشنا بھی ہیں اور اسے سننا پسند بھی نہیں کرتے۔

بہرحال ایک تو یہ

محاسبۂ نفس

ہے جس کے ذریعہ انسان خود اپنا خیال رکھتا ہے کہ اس نے کہاں غلطی کی ہے۔ انسان کے اندر بشری کمزوریاں ہیں وہ غلطی کرتا ہے محاسبۂ نفس کی کی عادت ہو تو اس کے اندر ندامت پیدا ہوتی ہے وہ توبہ استغفار کرتا ہے اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے اصلاح نفس یعنی انسانی قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کے لئے کئی دوسرے طریقے بھی ہیں جنہیں انسان اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا (بنی اسرائیل: ۱۳)

یعنی انسانی طاقتوں اور قوتوں کی بہترین اور حقیقی اور کامل نشوونما کے لئے جس قسم کی تعلیم اور ہدایت کی ضرورت تھی وہ قرآن کریم کے ذریعہ کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔

پس انسان جب ذاتی اصلاح کے لئے قرآن کریم پر غور کرتا ہے تو اسے اپنی اصلاح کا موقع ملتا ہے اس کی صرف یہی خواہش نہیں ہوتی کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فوج کا ایک سپاہی بنے بلکہ اس کی یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فوج کا ایک ایسا سپاہی بنے جس کو اللہ تعالےٰ کا سب سے زیادہ پیار حاصل ہو

غرض ایک تو یہ کوشش ہے جس سے انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور جہاں غلطی دیکھتا ہے وہ اس کی اصلاح کرتا ہے۔

اصلاح نفس

کے لئے اسلام نے ہمیں جو دوسرا ذریعہ بتایا ہے وہ

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (المائدہ: ۳)

ہے اس میں ہم اپنے نفس کی اصلاح کے علاوہ اپنے بھائی کے نفس کی اصلاح کی طرف بھی متوجہ ہوتے ہیں۔ تعاونوا کے یہی معنے ہیں کہ اپنے بھائی کو نیکی اور تقویٰ کے اختیار کرنے میں مدد دی جائے تاکہ اس کی غلطیاں اور کمزوریاں اس کی سستیاں اور غفلتیں دور ہوں اور وہ باہم مل کر اس رفعت کے میدان میں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے لئے تیار کیا گیا ہے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں وہ اپنی اصلاح کر کے کندھے سے کندھا ملا کر روحانی رفعتوں کو حاصل کرتے چلے جائیں

پھر تعاونوا علی البر والتقوٰی کی جو کوشش ہے وہ آگے دو حصوں میں منقسم نظر آتی ہے۔ ایک انفرادی اور دوسری منظم۔ جہاں تک انفرادی کوشش کا تعلق ہے ایک بھائی بھائی کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے ایک دوست دوست کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ ایک خاوند بیوی کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے ایک بیوی خاوند کی اصلاح کی کوشش کرتی ہے یعنی

انسانی معاشرہ میں

جو لوگ تعلق رکھنے والے اور قریبی ہیں۔ وہ جس رنگ میں بھی ممکن ہو وہ اپنے قرابت داروں کا پورا خیال رکھتے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں تاکہ ان کے اندر جو قوتیں ہیں وہ کامل نشوونما حاصل کریں۔

پھر ایک منظم طریق ہے جس پر الٰہی سلسلے کام کرتے ہیں۔ مثلاً قرون اولیٰ میں ایک منظم طریق یہ تھا کہ جہاد کا اعلان ہو جاتا تھا جہاد کے لئے چلنے کا حکم ملتا تھا اور لوگ جوق در جوق جہاد کے لئے چل پڑتے تھے۔ چنانچہ جہاد صغیر کو ذریعہ بنایا جاتا تھا جہاد اکبر یعنی انسان پر روحانی حسن چڑھانے کا۔ جس طرح لڑکوں کو کچھ پڑھا کر پھر ان کا امتحان لیا جاتا ہے اور اس سے ان کی قابلیت کا پتہ لگتا ہے۔ امتحان کے قریب آ کر طلبہ بہت زیادہ محنت کرتے ہیں اس وقت تو ایک نکما طالب علم جس کی پڑھائی کی طرف کبھی توجہ نہیں ہوتی، وہ بھی کوشش کرتا ہے کہ امتحان کے سات دن پہلے خوب پڑھے۔ میں نے ایسے طالب علموں کو خود دیکھا ہے کہ وہ ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سات دن کے "رت جگے" کے نتیجہ میں وہ بڑے اچھے نمبر لے لیں گے۔ یہ ان کی غلطی ہوتی ہے لیکن بہرحال جب امتحان کا وقت قریب ہو تو انسان کی کوشش تیز ہو جاتی ہے۔ تو اسی طرح جہاد کے دوران میں جب موت اپنے سروں پر منڈلاتی نظر آتی ہو تو کمزور سے کمزور آدمی بھی اپنی اصلاح نفس کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے۔ میں اس وقت جہاد صغیر کے اس حصے کو لے رہا ہوں جس کا تعلق اجتماعی طور پر نفس کی اصلاح سے ہے اور یہ بتا رہا ہوں کہ

جہاد صغیر کے دوران

میں انسان کے دل میں ایک خوف پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ شاید دو دن یا تین دن کے بعد خدا کے حضور پیش ہو جائے تو کیا منہ لیکر خدا کے حضور پیش ہوگا پھر وہ زیادہ استغفار کرتا ہے۔ وہ اپنے اخلاص اور ایثار میں زیادہ حسین نظر آتا ہے اس کے روحانی حسن میں ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے وہ اس میں اور زیادہ حسن پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے

اس وقت بھی بہت سے اجتماعی کام ہیں جن میں ایک خدام الاحمدیہ کا کام ہے۔

جس کا ایک شعبہ اس کا سالانہ اجتماع ہے اگرچہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع اصلاح نفس کی ساری ضرورتوں کو تو پورا نہیں کرتا تاہم یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا

ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

اور بہترین سبق ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیے

ہماری رجسٹرڈ جماعتیں ہزار کے قریب ہیں۔ رجسٹرڈ سے مراد یہ ہے کہ جو ہمارے رجسٹر میں درج ہیں کئی ایسی جماعتیں ہیں جو ایک جماعت کے طور پر ہمارے رجسٹروں میں درج ہیں مگر ہیں وہ دو یا تین یا پانچ پانچ آبادیوں پر مشتمل یعنی انتظامی سہولت کے پیش نظر قریبی اور چھوٹے چھوٹے گاؤں پر ایک جماعت بنا دی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خیال میں ابھی تک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں جماعتوں کی تعداد کے لحاظ سے بمشکل پچاس فی صد نمائندگی ہوتی ہے۔ صحیح اعداد و شمار تو مجھے اس وقت یاد نہیں تاہم کم وبیش پچاس فی صد نمائندگی کا مطلب یہ ہے کہ باقی پچاس فی صد جماعتوں کے نمائندے اجتماع میں شامل نہیں ہوتے حالانکہ اجتماع کی افادیت کے پیشِ نظر ان کو بھی شامل ہونا چاہیئے تھا۔ تاکہ اجتماعی اصلاحِ نفس کی جو ذمہ داری ہے اس سے ہم عہدہ برآ ہو سکیں لیکن یہ تو اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان اجتماع میں شامل ہوں۔ اگر وہ مرکز میں پہنچیں گے نہیں تو ان کی اصلاح نفس کی اجتماعی کوشش شروع کیسے ہوگی۔ لیکن انفرادی اصلاح یعنی اپنے بھائی کے نفس کی اصلاح تو یہاں بھی اور وہاں بھی ہر جگہ ہو سکتی ہے۔ اس وقت مختلف جماعتوں کے خدام یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر اپنے دوسرے خدام بھائیوں کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہونے کی ترغیب دلائیں

غرض ہر جماعت کا کم از کم

ایک نمائندہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ کسی جگہ اگر ایک یا دو احمدی گھرانے ہیں انہوں نے ایک جماعت کی شکل اختیار نہیں کی مگر ہیں بڑے مخلص گھرانے۔ وہ اپنے چندے براہ راست مرکز میں بھجوا دیتے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہوتے ہیں لیکن جب اُن میں سے کوئی آدمی خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں آجاتا ہے تو جب مجلس خدام الاحمدیہ اپنے حاضری کے رجسٹر پر اُسے درج کرنا چاہتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی جماعت کا نمائندہ نہیں کیونکہ اس کی جماعت کا نام ہمارے رجسٹروں میں درج ہی نہیں ہوتا۔ پھر وہ ویسے ہی اجتماع میں تقریریں سُن کر یا کھیلیں دیکھ کر چلے جاتے ہیں اور اکثر نہیں بھی آتے۔ میرے خیال میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ اُن کا کوئی نمائندہ شامل ہی نہیں ہوتا۔ پس تمام جماعتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں بھی کوشش کریں تاکہ خدام کے اجتماع میں ان کی نمائندگی سو فی صد تک پہنچ جائے۔

چوتھے میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر ذمہ داریاں بٹ جاتی ہیں۔ جہاں تک منتظمین کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے وہ تو مختلف النوع ہیں میں صرف اجتماع کے پروگرام کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

پروگرام ایسا بنانا چاہیئے

کہ وہ نوجوان احمدیوں کی اصلاحِ نفس میں زیادہ سے زیادہ ممد ہو۔

پانچویں نوجوان احمدیوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اجتماع کے دوران میں اپنے اوقات کو نیکی کی باتیں سننے اور سُنانے میں خرچ کریں۔ تاکہ جب وہ اپنی جماعتوں میں واپس آئیں تو اپنے دل میں زیادہ سے زیادہ اخلاص اور نیکی محسوس کریں۔ اور پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خلوص سے کام کرنے اور نیکی پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پس ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے خوشا نوجوانوں کو یہ بات کبھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ آج دنیا میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اور اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کی خاطر جو جنگ لڑنی ہے وہ کوئی معمولی جنگ نہیں ہے۔ وہ

بڑی زبردست جنگ

ہے۔ دہریت (جسے ہم اشتراکیت اور کمیونزم بھی کہتے ہیں۔) دُنیا کی آدھی آبادی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ حصے پر چھائی ہوئی ہے۔ دوسری طرف مذہب کے نام پر زندہ رہنے والی قومیں خواہ کتنی ہی کمزور ایمان والی کیوں نہ ہوں یا بد مذہب جن میں کسی نبی کی تعلیم کا ایک معمولی سا عکس نظر آتا ہے اور اسے بھی وہ اب بھول چکے ہیں لیکن بہرحال وہ لامذہب نہیں کہلا سکتے۔ (بد مذہب کی اصطلاح نئی نہیں ہے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمایا ہے)

انہوں نے آدھی دُنیا کی دولت سنبھالی ہوئی ہے اور دنیوی لحاظ سے ان کی بہت بڑی طاقت ہے اور اسلام دشمنی میں بھی یہ لوگ بہت نمایاں ہیں۔ جس طرح آج جو شخص بھی مفسدانہ نعرہ لگانا چاہتا ہے وہ "مرزائیت" کے خلاف نعرہ لگا دیتا ہے حالانکہ مرزائیت نعوذ دُنیا میں ہے ہی کہیں نہیں۔ یہ تو احمدیت ہے۔ لیکن بہرحال فساد برپا کرنے کی نیت سے مرزائیت کے خلاف نعرہ لگ جاتا ہے۔ لیکن جو باہر کی دُنیا ہے یعنی اسلام سے باہر کی دُنیا وہ جب بھی شرارت کرنا چاہیں وہ اسلام کو ملوث کرنے اور اس کے خلاف باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک عیسائی جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے کلی طور پر علیحدہ اور جدا ہو چکا ہے اس کے دل میں عیسائیت سے کوئی پیار نہیں رہا وہ بات بات میں کہے گا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے یا نہیں اس کے متعلق تمہیں بات کرنے کا حق تب پہنچتا جب تم حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان رکھتے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ عیسائیت پر سے ایمان تو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اب اسلام کے خلاف یہ دلچسپی تمہارے اندر کہاں سے پیدا ہو گئی ہے کہ تم بات بات میں اسلام کے خلاف جھوٹ بولنے لگے ہو۔

میں نے اس وقت تک یورپ کے

دو دورے

کئے ہیں۔ مجھے وہاں یہ عجیب بات نظر آئی کہ عیسائیت غائب ہے اور اسلام دشمنی قائم ہے پہلی بار جب میں ۱۹۶۷ء میں وہاں دورے پر گیا تھا۔ تو دو جگہ مجھ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ آپ ہمارے ملک میں اسلام کو کیسے پھیلائیں گے۔ میں نے اس سوال کا یہ جواب دیا تھا کہ تمہارے دل جیتیں گے اور اسلام پھیلائیں گے۔ ایک پریس کانفرنس میں ۲۰-۲۵ صحافی یہ جواب سُن کر بلا مبالغہ سُن ہو کر رہ گئے تھے۔ ایک منٹ تک تو ان کے مونہہ سے کوئی بات نہیں نکل سکی تھی کیونکہ انہوں نے ساری عمر یہ سُن رکھا تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور ان کا سوال نفس اصل اسلام پر یہ طعن تھا کہ اسلام تو تلوار کے زور سے پھیلتا ہے۔ تلوار ہم نے اسلام کے ہاتھ سے چھین لی ہے۔ اب تم ہمارے ملکوں میں اسلام پھیلانے کے لئے کیا جھک مارتے پھرتے ہو۔ لیکن جس وقت انہوں نے میرا یہ جواب سُنا تو مبہوت ہو کر رہ گئے۔ غرض اسلام کو پھیلانے کے لئے تلوار کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور اسلام پھیلائیں گے۔ کیونکہ

اِسلام کی تعلیم

کے اندر اتنا حسن و احسان موجود ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے تلوار کی ضرورت ہی نہیں ہے میں چونکہ پہلے بھی اپنے کئی خطبات میں اس مضمون پر روشنی ڈال چکا ہوں اس لئے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

تاہم میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ادیان باطلہ کے خلاف ہماری زبردست جنگ جاری ہے۔ اس وقت دنیا کا جاہل بھی اور پڑھا لکھا طبقہ بھی۔ دنیا کا مذہبی بھی اور خدا کو گالیاں دینے والا گروہ بھی اسلام پر حملہ آور ہے۔ ہم نے نہ صرف اسلام کا دفاع کرنا ہے بلکہ دُنیا کو اسلام کے حسن و احسان کا گرویدہ بنا کر اسے محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے یہ کام بڑا ہی عظیم کام ہے۔ جتنا یہ عظیم الشان کام ہے ہم پر اتنی ہی زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس لئے ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہماری جو نوجوان نسل ہے وہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اسلامی فوج میں بھرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے کے قابل نہ ہو اور غیر تربیت یافتہ ہو۔ چنانچہ اس تربیت کی خاطر ہم بہت سی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ ایک تدبیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ کی تھی کہ

خدام الاحمدیہ کی تنظیم

بنادی اور پھر اس تنظیم میں مزید حسن پیدا کرنے کے لئے اُن کا ایک اجتماع رکھدیا جو سال بسال ہوتا چلا آرہا ہے۔

یہ اجتماع منتظمین پر بھی بڑی بھاری ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اجتماع کے موقع پر اگر بعض غیر تربیت یافتہ نوجوان گپیں ہانکنے لگ جائیں تو انہیں دیکھ کر غصے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ پیار سے سمجھانا چاہیئے۔ وہ وہاں تربیت حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں وہ حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح تو نہیں ہوتے ہم انہیں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کی نیکی اور تقوےٰ کو اپنائیں مگر اُن کے بلند معیار پر ہر ایک کو پرکھا تو نہیں جا سکتا۔

بہرحال خدام میں تربیت کی کمی ہوتی ہے اسی لئے تو ہم ان کو وہاں بلاتے ہیں۔ اجتماع میں مثلاً تقریروں کے دوران میں بعض غیر تربیت یافتہ نوجوان اپنے خیمہ میں آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں منتظمین ان پر غصے ہوتے ہیں۔ اس کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں۔ ایسی صورت میں منتظم کو چاہیئے کہ وہ خود بھی ان کے پاس بیٹھ جائے۔ انہیں آرام سے سمجھائے اور کہے آؤ چلیں تقریریں سنیں۔ میں نے بھی غلطی کی بیٹھ گیا۔ آپ نے بھی غلطی کی بیٹھ گئے۔ اسی طرح آرام سے سمجھانے سے یقیناً اُن پر خاطر خواہ اثر ہو گا۔ پس

اجتماع کا اصل مقصد

خدام کی تربیت اور اصلاح ہے۔

پھر منتظمین کو یہ بھی مد نظر رکھنا چاہیئے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے اصول کی رو سے اور جہاد اکبر کے لحاظ سے ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خدام کے ساتھ تعاون کریں اور انہیں آرام سے سمجھائیں اور انہیں نیکی اور تقویٰ اختیار کرنے کی احسن رنگ میں تلقین کریں۔ تاکہ ہم انفرادی اور اجتماعی ہر دو رنگ میں اللہ تعالےٰ کے پیار کو حاصل کرنے لگ جائیں ہم صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی دُنیا کو اسلام کے نور سے منور کردیں تاکہ خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ کہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آئے گا جلد تر پورا ہو۔ خدا کرے ہماری زندگیوں میں پورا ہو۔

پس خدام الاحمدیہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اجتماع میں شمولیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کریں پھر اجتماع کو کامیاب بنانے کی طرف منتظمین بھی توجہ دیں۔ اجتماع کے دنوں میں خدام اصلاح نفس اور علوم دینیہ کے حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ خدا کرے ہماری یہ کوششیں پوری طرح کامیاب ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ مجھے بھی اور آپ سب کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت: عزیزم چوہدری بشیر الدین احمد ابن محترم ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی (سپرنٹنڈنٹ اٹک آئل کمپنی مورگاہ راولپنڈی) کو اللہ تعالےٰ نے چار بچیوں کے بعد مورخہ ۲ ستمبر کو توام بچے بیٹا اور بیٹی عطا فرمائے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود بچوں کو صحت و عافیت سے رکھے اور دین کے خادم بنائے۔ آمین۔ (ملک بشارت احمد ربوہ)

ملیریا بخار سے بچیئے

چند دن سے ملیریا بخار وبائی شکل میں ربوہ اور ارد گرد کے دیہات میں نمودار ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کی صحت اور کام کاج پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ افادہ عام کے لئے ملیریا بخار سے بچے رہنے کا پروگرام درج ذیل ہے:۔

۱۔ کلوروکوئین گولیاں: یہ دوا مندرجہ ذیل ناموں سے بازار میں دستیاب ہے:۔ کلوروکوئین۔ دارکلور۔ نیوا کیوئین۔ ایویکلور۔ ریسوکوئین۔ کیماکیوئین وغیرہ

۲۔ داراپرم: گولیاں۔ ایک ہی نام سے بازار میں دستیاب ہیں

ہر دو کے لئے طریق استعمال:۔

ایک سال تک کے بچہ کے لئے	¼	گولی	ہمراہ پانی
تین سال تک کے بچہ کے لئے	½	گولی	ہمراہ پانی
باقی عمر کے لئے	۱	گولی	ہمراہ پانی

بچوں کو گولی پیس کر شہد یا چینی ملا کر دیں۔

ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ آج کی تاریخ سے تین ماہ تک۔

(میڈیکل آفیسر ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم رفیق احمد صاحب جونیئر انجینئر واپڈا کا نکاح مکرم عبد الکریم صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کی صاحبزادی عزیزہ خالدہ پروین کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ مہر پر مکرم نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی راولپنڈی نے مورخہ ۵ اگست ۱۹۷۲ء کو مسجد احمدیہ راولپنڈی میں بعد از نماز مغرب پڑھا۔

۲۔ خاکسار کے بیٹے عزیز کیپٹن ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کا نکاح مکرم ڈاکٹر میجر عبد الحق صاحب ملک ریٹائرڈ سول سرجن گجرات کی صاحبزادی عزیزہ طیبہ یاسمین کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرم منیر احمد خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گجرات نے مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۷۲ء کو مسجد احمدیہ گجرات میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(میاں بشیر احمد پاسپورٹ آفیسر ریٹائرڈ۔ کوئٹہ)

جلسہ اصلاح وارشاد

۹ ستمبر بروز ہفتہ۔ بعد نماز مغرب مسجد نصرت محلہ دارالرحمت وسطی میں مجلس انصار اللہ محلہ ہذا کے زیر انتظام جلسہ اصلاح وارشاد زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب منعقد ہو رہا ہے اس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلینڈ۔ اصلاح و ارشاد کی اہمیت اور اصلاح وارشاد کے ذرائع کے عناوین پر تقاریر فرمائیں گے۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(زعیم مجلس انصار اللہ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

تجاویز شوریٰ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہو گا۔ قائدین مجالس قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تجاویز مرکز میں جلد بھجوائیں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۲